تقریر

تقریر بابت صداقت مسیح موعودؑ
وقت 5-7منٹ

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

(تقریر نمبر5)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

هُوَالَّذِی بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ،وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَالْعَزِيزُ الْحَكِيمُ(الجمعہ 3-4)

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الّذی اخزی الاعادی

سامعین کرام! حضرت مسیح موعودؑ کے اشعار پر مشتمل جو قطعہ مَیں نے ابھی آپ کے سامنے پڑھا ہے، اُس کا دوسرا مصرع ”صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا“ آج میرا موضوعِ سخن ہے۔ اِس سلسلہ میں یہ میری پانچویں تقریر ہے۔اِس نشست میں مَیں آپ سامعین کو بلالی سرزمین میں لے کر جاؤں گا جہاں مجھے ایک لمبا عرصہ خدماتِ دینیہ بجالانے توفیق ملی اور صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا کے واقعات capture کئے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے لئے اچھے اور بُرے ہر دو رنگ میں پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔زمانہ کی ابتر حالت کے متعلق فرمایا کہ میری امت پر بنی اسرائیل جیسے حالات وواقعات آئیں گے حتّٰی کہ ایسی مطابقت ہوگی جیسے ایک پاؤں کے جوتے کی دوسرے پاؤں کے جوتے سے ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر بنی اسرائیل میں سے کسی نے اپنی ماں سے بدکرداری کی ہوگی تو میری امت میں سے بھی کوئی ایسا بدبخت مل جائے گا۔بنی اسرائیل 72 فرقوں میں تقسیم تھی تو میری امت 73 فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی۔جن میں سے ایک فرقے کے سوا باقی سب جہنمی ہوں گے۔صحابہؓ نے پوچھا۔یارسول اللہ! یہ ناجی فرقہ کون سا ہے؟۔آپؐ نے فرمایا۔مَا اَنَاعَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ کہ وہ جو میری اور میرے صحابہؓ کی سنت پر عمل پیرا ہوگا۔ (ترمذی کتاب الایمان حدیث نمبر2641)

ایک اور جگہ پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فارسی النسل میں سے ایک شخص یا کچھ لوگ ایمان کو ثریّا سے واپس لاکر اہلِ ایمان کے دلوں میں از سرِنَو راسخ کریں گے۔

اِن پیشگوئیوں کو مدِّ نظر رکھ کر مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے پر ایمان لانے والے احباب وخواتین کے اخلاص و وفا اور مالی، بدنی، جانی اور وقت وعزت کی قربانیوں کو دیکھ فرمایا۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الّذی اخزی الاعادی

ویسے تو تمام قرآنی احکام اور ارشاداتِ نبویؐ کی تعمیل ہر احمدی اپنا اولین فریضہ سمجھتا ہے اور اُس کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنے عمل و فعل سے اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے قریب ترین بن کر مَااَنَاعَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ کے مصداق بن کر ناجی فرقہ میں شامل ہوں۔ مجموعی طور پر صحابہؓ جیسا بننے کی ایک الگ دلچسپ اور ایمان افروز داستان ہے لیکن آج مَیں چند ایسے واقعات آپ دوستوں کے سامنے رکھنا چاہوں گا جن میں کسی ایک صحابی یا کسی وفاؤں کے پُتلے نے مِن و عَن عملاً یا قولاً وہ کام یا فعل کیا جو صحابہ رضوان اللہ علیہم نے کر کے اللہ کی رضا حاصل کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

"صحابہؓ کی جماعت اتنی ہی نہ سمجھو جو پہلے گزر چکے بلکہ ایک اور گروہ بھی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ذکر کیا ہے۔ وہ بھی صحابہؓ ہی میں داخل ہے جو احمدؐ کے بروز کے ساتھ ہوں گے"۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام احمد بھی ہے اور آپ کے بروز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔) آپ فرماتے ہیں۔ "چنانچہ فرمایا۔ وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (الجمعۃ:4) یعنی صحابہؓ کی جماعت کو اسی قدر نہ سمجھو بلکہ مسیح موعودؑ کے زمانہ کی جماعت بھی صحابہؓ ہی ہوگی"۔ (یعنی وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا۔ آپ کی بیعت کی۔ آپ کی صحبت سے مستفیض ہوئے۔ پھر اپنے ایمان و ایقان میں ترقی کی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ جماعت بھی صحابہ کی ہوگی۔) آپ مزید فرماتے ہیں کہ "اس آیت کے متعلق مفسروں نے مان لیا ہے کہ یہ مسیح موعودؑ کی جماعت ہے۔ مِنْھُمْ کے لفظ سے پایا جاتا ہے کہ باطنی توجہ اور استفاضہ صحابہؓ ہی کی طرح ہوگا۔"

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 431 ایڈیشن 2003ء)

قرونِ اولیٰ میں صحابہؓ رسولؐ کے دل اللہ تعالیٰ، اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام سے محبت سے معمور تھے۔ صحابہؓ نے اپنی جانوں پر کھیل کر اپنے آقاؐ سے محبت کی حفاظت فرمائی اور پھر آج اِس زمانہ میں حقیقی عاشق رسولِ عربی، حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہودؑ کے دور میں آپؑ کے صحابہؓ اور پیروکاروں کے ذریعہ مِن و عَن ایسے واقعات دُہرائے گئے۔

سامعین! اِس ضمن میں سیرالیون کے ساؤتھرن پراونس کی جماعت BO کے ایک بزرگ مکرم پا علی روجرز مرحوم کا ایمان افروز واقعہ بیان کروں گا لیکن پہلے قرونِ اولیٰ کے ایک صحابی کا واقعہ بیان کردوں تا مماثلت کرتے آسانی ہو۔

حدیث میں ہے کہ حضرت غیلانؓ بن سلمہ ثقفی نے جب اسلام قبول کیا تو اُن کے پاس جاہلیت میں 10 بیویاں تھیں جو تمام کی تمام آپؐ کے ساتھ اسلام لے آئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت غیلانؓ کو حکم دیا کہ وہ اِن 10 میں سے کسی چار کا انتخاب کرلیں اور باقیوں کو اپنے عقد سے آزاد کردیں (چنانچہ آپؓ نے ایسا ہی کیا)

(سنن الترمذی، کتاب النکاح باب ماجاء فی الرجل یُسلمُ وَعندہ عشرُ نسوۃٍ)

مکرم پا علی روجرز مرحوم نے سیرالیون کے پہلے مبلغ مکرم الحاج مولانا نذیر احمد علی صاحب کے ذریعہ بیعت کی تھی۔ جب ہمارے مبلغ سلسلہ بوشہر میں اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا رہے تھے تو رات ہوگئی۔ آپ نے پا علی روجرز سے اُن کے ہاں رات بسر کرنے کی اجازت چاہی۔ جس سے پا علی روجرز نے انکار کر دیا تب مکرم مولانا موصوف نے جنگل کا رُخ کیا اور اپنا صافہ (کپڑا) بچھا کر نوافل کے دوران رو رو کر دُعا کرنے لگے۔ کہ اے اللہ! تیرا نام پہنچانے کے لئے اِس شہر میں مَیں آج گھوما ہوں اور تیرے اِس بندے کو کسی نے پناہ نہیں دی، تو ہی اس شہر کے لوگوں کو اسلام احمدیت کی طرف مائل کر اور اسلام احمدیت کی تبلیغ کے نہ صرف سامان پیدا فرما بلکہ تبلیغ کے لئے کوئی جگہ بھی عنایت فرما۔

اللہ تعالیٰ نے اِس جنگل میں جہاں دُعا کی آج وہاں عالی شان احمدیہ مسلم سیکنڈری اسکول، نصرت جہاں گرلز اسکول اور دو پرائمری اسکولز کے علاوہ جامعۃ المبشرین، مدرسہ حفظِ قرآن اور مبلغین کی رہائش گاہیں موجود ہیں۔

مکرم پا علی روجرز نے گو مکرم الحاج نذیر احمد علی صاحب کو اپنے ہاں رہائش دینے سے انکار کیا تھا مگر آپ ایک نیک سیرت اور نیک خصلت انسان تھے۔ آپ کے دل میں سیرالیونین مہمان نوازی کا عنصر بیدار ہوا اور دل میں خیال گزرا کہ جس طرف یہ اجنبی گیا ہے وہاں تو جنگل میں زہریلے سانپ بہت ہیں۔ کہیں اس Stranger کو کوئی نقصان ہی نہ پہنچ جائے تو وہ اُس طرف چل دیئے جدھر مکرم الحاج مولانا نذیر احمد علی نکلے تھے۔ جنگل میں پہنچ کر اُن کو اُونچی اُونچی گریہ وزاری اور الحاج سے اللہ کے حضور رونے کی آوازیں سنائی دیں۔ آپ اُدھر کو لپکے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی اجنبی جو اُن کے پاس پناہ کے لئے آیا تھا، سجدہ میں اللہ کے حضور گریہ و بکا کر رہا ہے۔ پا علی روجرز

آپ کو اِس اندھیری خوفناک رات میں واپس اپنے گھر لے آئے۔ یوں تبلیغ کے سلسلہ کا آغاز ہوا اور آپ کا گھر Bo شہر میں اسلام احمدیت کا مرکز بن گیا۔ پا علی روجرز مرحوم نے بیعت کر لی۔ مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور دیگر امتحانات سے بھی گزرنے لگے۔ اِن میں سے ایک بڑا امتحان اسلامی تعلیم کے مطابق چار بیویوں کے علاوہ باقی بیگمات کو باعزت رخصت کرنا تھا۔ جب مکرم الحاج مولوی صاحب موصوف نے آپ کے سامنے صرف چار بیویوں کو رکھنے کا معاملہ پیش کیا تو وہ بارغبت و رضا چار کے علاوہ باقی بیویاں چھوڑنے پر رضامند ہو گئے۔ آپ کے قبول احمدیت کے وقت آپ کی 15 بیویاں تھیں۔ آپ نے مولانا سے عرض کی مَیں اپنی پسند کی چار بیویوں کا انتخاب کر کے باقیوں کو فارغ کر دیتا ہوں۔ مکرم مولانا موصوف نے کہا۔ نہیں! تمام بیویوں کو تاریخ شادی کے اعتبار سے ترتیب سے ایک قطار میں کھڑا کریں۔ یعنی جس کی شادی سب سے پہلے آپ سے ہوئی وہ دائیں طرف اور سب سے کم عمر جس کی شادی سب سے بعد میں ہوئی بائیں طرف۔ تب مَیں فیصلہ کروں گا کہ کون کون سی چار آپ کے ساتھ رہیں گی۔ جب ایک قطار میں تمام بیگمات کو کھڑا کیا گیا تو مکرم مولانا نے دائیں طرف کی چار بیویوں کے حوالے سے پا علی کو کہا کہ یہ چار آپ رکھ لیں کیونکہ انہوں نے ایک لمبا وقت آپ کی خدمت کی ہے اور باقیوں کو اسلام کے مطابق فارغ کر دیں۔ پا علی روجرز نے مکرم مولانا مرحوم کے فیصلہ پر سر تسلیم خم کیا اور پہلے نمبر کی چار خواتین رکھ کر باقیوں کو اپنے عقد سے فارغ کر دیا اور یوں آپ نے صحابیٔ رسول حضرت غیلانؓ بن سلمہ ثقفی کے ساتھ جا ملے۔

یہ ایمان افروز واقعہ مکرم پا علی روجرز نے، میری بو میں آمد کے اوائل دنوں میں مجھے خود سنایا۔ مکرم مولانا محمد صدیق امرتسری مرحوم سابق مبلغ سیرالیون نے اس واقعہ کو اپنی ایمان افروز سوانح عمری میں یوں رقم فرمایا ہے:

جہاں تک مجھے یاد ہے سیرالیون میں الحاج علی روجرز واحد ایسے مسلمان ہیں جنہوں نے احمدی ہوتے ہی الحاج مولانا نذیر احمد علی کی تحریک پر محض اسلام کی تعلیم پر صحیح طور پر عمل کرنے کی خاطر اور خوفِ خدا دل میں رکھتے ہوئے اور قیام شریعت کی غرض سے اپنی 15 بیویوں میں سے صرف چار دیندار اور مناسب حال منتخب کر کے باقی گیارہ بیویوں کو طلاق دے کر باعزت و احترام رخصت کر دیا تھا۔ حالانکہ ان میں سے اکثر اچھے خاندان اور امیر گھرانوں کی بااولاد خواتین تھیں۔

(روح پرور یادیں صفحہ 424)

اور یوں پا روجرز، حضرت مسیح موعودؑ کے اِن اشعار کے مصداق ٹھہرے۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الّذی اخزی الاعادی

ایک اور بے مثل واقعہ میں مماثلت

پیارے بھائیو! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عید الاضحیٰ کے روز فرمایا کہ آج عید کے روز جو نمازِ عید کے بعد قربانی کرے گا وہ ہماری سنت کے مطابق کرے گا اور جو عید سے قبل اپنا مینڈھا ذبح کرے گا تو اُس کی حیثیت صرف گوشت کی سی ہو گی جو اپنے گھر والوں کے لئے تیار کرے گا۔ اِس پر حضرت ابو بردہ بن نیارؓ نے کھڑے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ حضورؐ! مَیں نے تو اپنا جانور عید سے قبل ذبح کر دیا ہے۔ اب ایک اور بکرا ذبح کروں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ضرور کرو۔

(بخاری کتاب الاضاحی باب سنته الاضحیه)

ایک اور روایت میں ہے کہ عید الاضحیٰ کے روز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی کہ فلاں صحابی نے اپنا جانور عید سے قبل ذبح کر دیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُسے کہو کہ عید کے بعد دوبارہ قربانی کرے چنانچہ اُس صحابی نے عید کے بعد دوبارہ قربانی کی۔

یہاں مَیں سیرالیون ہی کا ایک اَور دلچسپ ایمان افروز واقعہ آپ سامعین کے سامنے رکھنا چاہوں گا۔ ناتھرن پراونس کی ایک جماعت بانڈو (bando) کے ایک مخلص اور فدائی دوست مکرم پا محمد کروما نے خاکسار سے اپنے گاؤں کی مالکیہ مسجد میں عید الاضحیٰ پڑھانے کی درخواست کی اور کہا کہ گاؤں کے تمام غیر احمدی مالکی آپ کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے اور دوسری کوئی نماز گاؤں میں نہ ہو گی۔ خاکسار نے تبلیغ کا قیمتی اور انمول موقع جان کر اِس روحانی دعوت کو قبول کر لیا۔

بانڈو جماعت ایک Remote area میں واقع ہے جہاں عید کی نماز سے قبل پہنچ کر معلوم ہوا کہ پا کروما نے ارد گرد کی جماعتوں کے احباب وخواتین کو بھی نماز عید میں شمولیت کی دعوت دے رکھی ہے جن کی ضیافت کے لئے پا کروما قربانی کا مینڈھا ذبح کر کے گوشت بنانے میں مصروف ہیں۔ مَیں نے بزرگ سے کہا کہ قربانی تو نمازِ عید کے بعد ہوتی ہے۔ میرے دریافت کرنے پر پا کروما نے جواباً کہا کہ مولوی صاحب! مَیں نے قربانی کو اِس لئے ذبح کیا ہے تا دور دور سے عید پڑھنے کے لئے آنے والے مہمانوں کو عید کے معاً بعد کھانا کھلایا جاسکے۔ مَیں نے میزبان سے عرض کیا کہ پا کروما! قربانی تو نمازِ عید کے بعد ہی ہوتی ہے پہلے نہیں اور ساتھ ہی خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ قولِ مبارک بتایا جو مَیں اوپر بیان کر آیا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِس سچے فدائی اور صحابہؓ جیسا اخلاص رکھنے والے بزرگ پا کروما (مرحوم) میری یہ بات سُن کر فوراً بلند آواز سے بولے کہ مولوی! مَیں بھی تو اُسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والا پیروکار ہوں۔ اگر اُس صحابی نے اپنی غلطی پر دوبارہ قربانی کی تھی تو مَیں بھی اپنی غلطی پر دوبارہ قربانی کرتا ہوں اور بلند آواز سے اپنے بیٹے احمد کو بلوا کر اُسے ہدایت کی کہ فلاں ڈیرہ پر جو بکرا بندھا ہوا ہے وہ جلدی سے لے آؤ۔ قربانی کرنی ہے اور میرے نماز عید پڑھاتے اور خطبہ عید دیتے مسٹر احمد بکرا لے آئے تھے۔ جسے پا کروما نے عید کے بعد بطور قربانی کے ذبح کر دیا۔ جبکہ اُس وقت ملک میں بھوک، افلاس اور غربت کا دور دورہ تھا۔ ایک وقت کا کھانا بمشکل نصیب ہوتا تھا۔ ایسے حالات میں دوسری قربانی کا سوچنا بھی محال تھا۔

اللہ اللہ! ایسے ایسے عشاق اسلامی ذہنیت والے ہیرے وتگینے اللہ تعالیٰ نے افریقہ کے جنگلات میں بھی جماعت احمدیہ کو عطا کر رکھے ہیں جو ہر اُس فعل کا تتبّع اور پیروی کرتے ہیں جن فعل سے صحابہؓ، خدا تعالیٰ کے ہو کر رہ گئے تھے۔

سامعین! تاریخِ اسلام میں ایک واقعہ روشن سیاہی سے لکھا گیا ہے کہ کچھ غریب اور مفلس صحابہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ صاحبِ حیثیت صحابہ مالی قربانی کرتے ہیں اور ہم غربت کی وجہ سے محروم رہ جاتے ہیں تو حضورؐ نے اِن کو نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمدللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھنے کو کہا اور فرمایا اِس طرح تمہیں اُن کی مالی قربانیوں کے برابر اجر ملے گا۔ جب اِس بات کا امیر صحابہ کو علم ہوا تو وہ بھی اِس نیکی پر عمل پیرا ہو گئے۔ تب غریب صحابہ نے دوبارہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہو کر شکایت کی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن کو تسلی دی۔ سیرالیون کے بلالی روح رکھنے والے مخلص احباب وخواتین امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کے بعد اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ کر سنت رسولؐ کی تقلید میں 33 بار سبحان اللہ، 33 بار الحمد للہ اور 34 بار اللہ اکبر کی تسبیحات کرنے کے پابند نظر آتے ہیں اور امام کے بائیں طرف السلام علیکم کہنے پر وہ اُس وقت تک اُٹھ کر باہر نہیں جاتے جب تک امام السلام علیکم کہہ کر اُن کو اجازت نہ دے یوں وہ صحابہ رسول سے مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

مخالفت کا آغاز

سامعین! مخالفت کے سلسلہ میں مزید تحریر ہے کہ وقت گزرنے اور جماعتی پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ احمدی مسلمانوں پر احمدیت قبول کرنے کے صلے میں جرمانے کئے گئے۔ قید کی صعوبتیں برداشت کیں۔ نظر بند کیا گیا اور کئی قسم کی اذیتیں دی گئیں۔ ٹونکیا میں روزے دار احمدیوں کو دھوپ میں کھڑا کر دیا جاتا رہا۔ کسی احمدی کو مسجد یا گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہ تھی۔ ایک افریقن احمدی معلم کو ننگا کر کے ساری رات ہاتھ پاؤں باندھ کر پاؤں میں چھ من کی بھاری لکڑی پھنسا دی گئی۔ باڈو چیف ڈم کے مانووا ٹاؤن میں پیراماؤنٹ چیف بہت سخت گیر تھا جس نے احمدی امام الفاہم سنوسی کو ننگا کر کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر دو ہفتہ تک قید کر دیا۔ چیف کینیما نے ڈسٹرکٹ کمشنر کو درخواست دی جس میں یہ عہد کیا کہ میں احمدیوں کو اپنی ریاست سے نکال کر دم لوں گا۔ چیف کے حکم پر احمدی امام کی ٹوپی کو اُتار کر ٹھڈے مارے گئے۔ اس پر پیشاب کیا گیا۔

روح بلالی کے حامل ان مخلص احمدیوں نے حضرت بلالؓ کے نقشِ قدم پر چل کر صعوبتیں برداشت تو کر لیں مگر نہ متزلزل ہوئے اور نہ ذرا بھر ڈگمگائے اور اثبات قدم کے ساتھ نہ صرف آگے بڑھتے رہے بلکہ اپنے عزیز و اقارب اور دوست احباب کو اپنے روحانی قافلے میں تبلیغ کے ذریعہ شامل کرتے چلے گئے۔

ایک اور ایمان افروز واقعہ

سامعین کرام! ایک مذہبی سماجی لیڈر اور وزیر مملکت مکرم مصطفیٰ سنوسی صاحب نے 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خصوصی دعوت پر ربوہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ وہ جب واپس سیرالیون آئے تو لمبا عرصہ غیر حاضری کی وجہ سے ان کو وزارت سے ہاتھ دھونا پڑا۔ آپ نے اس پر فرمایا:

”مجھے وزارت سے علیحدگی کا کوئی دُکھ نہیں۔ اس کے مقابل پر احمدیہ جلسہ میں شرکت کا جو اعزاز ملا ہے وہ اس وزارت کے عہدے سے بدرجہا بہتر ہے“

نائیجیریا کے رہائشی ایک شخص کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اس سے قبل وہ احمدی مخالف گروہ کے سرگرم رکن تھے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد شدید مخالفت کا سامنا کیا۔ ایک روز کھیتوں میں کام کر رہے تھے شدید طوفان آیا۔ مخالفین کی یہ بات ذہن میں آئی کہ ایک روز تم کام سے واپس آؤ گے تو اپنا گھر تباہ و برباد دیکھو گے۔ دعا کی کہ اے اللہ ! اگر یہ جماعت تیری جماعت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہی موعود مہدی ہیں جن کی خوشخبری رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی تو میرا گھر گرنے نہ دینا۔ واپس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہر کمرہ محفوظ تھا کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا تھا جبکہ اِرد گرد کے تمام گھر تباہ ہو گئے تھے۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ ایک الٰہی جماعت ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 11 اگست 2023ء)

اسی طرح Bo میں میرے قیام کے دوران ایک میاں بیوی کا جھگڑا ہوا۔ میرے پاس ان دونوں کو لایا گیا۔ یہ دونوں اس حد تک لڑائی میں آگے جا چکے تھے کہ ان میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کو تیار نہ تھے۔ خاکسار نے مرد کو خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِهٖ اور عورت کو اگر خدا کے بعد سجدہ جائز ہوتا تو عورت کو خاوند کا سجدہ کرنے کا ہی حکم دیا جاتا کی حدیث سنائی۔ ان الفاظ کا ترجمہ جونہی عورت کے کانوں میں پڑا تو اس نے اٹھ کر خاوند کے آگے سر جھکا دیا اور صلح صفائی کے ساتھ گھر چلے گئے۔ یہی کیفیت صحابہ رسولؐ کی تھی کہ جونہی کانوں تک کوئی فرمان پہنچتا تھا توسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہتے ہوئے آگے بڑھتے تھے۔

حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”صحبت میں بڑا شرف ہے۔ اس کی تاثیر کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچا ہی دیتی ہے۔ کسی کے پاس اگر خوشبو ہو تو پاس والے کو بھی پہنچ ہی جاتی ہے۔ اسی طرح پر صادقوں کی صحبت ایک روح صدق کی نفخ کر دیتی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ گہری صحبت نبی اور صاحب نبی کو ایک کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے جو قرآن شریف میں کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ (التوبة:119) فرمایا ہے۔ اور اسلام کی خوبیوں میں سے یہ ایک بے نظیر خوبی ہے کہ ہر زمانے میں ایسے صادق موجود رہتے ہیں۔“

(الحکم جلد 10 نمبر 3 مورخہ 24 جنوری 1906ء صفحہ 5)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”پیار کرنے والے، محبت، اخلاص اور نیکی میں بڑھنے والے، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے، اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائے ہیں۔ جن کی قومیتیں مختلف ہیں، جن کے رنگ مختلف ہیں، جن کے رسم و رواج مختلف ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مسیح محمدی کے خلیفہ سے بھی ایسی ہی ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں کہ انسان جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہے اور یہ ہونا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے۔ اور وہ خدا جو ہمارا خدا ہے، جو مسیح موعود کا خدا ہے، جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا ہے، وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ اس سچے، تمام طاقتوں کے مالک اور اپنے وعدے پورے کرنے والے خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا۔ ہر روز ایک نئی شان سے ہم اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو پورا ہوتا ہوا دیکھتے ہیں..... افریقہ کے لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو عزت کے ساتھ اپنے دلوں میں بٹھائے ہوئے ہیں اپنے مخصوص انداز میں جب ”غلام احمد کی جے“ کا نعرہ بلند کرتے ہیں تو عزت کے ساتھ شہرت کا وعدہ ایک خاص شان سے پورا ہوتا ہوا ہمیں نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ مَیں تیرا ذکر بلند کروں گا، ایک نئے انداز میں نعروں کی صورت میں فضاؤں میں ارتعاش پیدا کرتا ہے۔ نور ایمان میں بڑھے ہوئے اور بھرے ہوئے افریقنوں کے دلوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے سوتے پھوٹ رہے ہوتے ہیں۔ کیا کوئی انسانی کوشش یہ محبت دلوں میں ڈال سکتی ہے؟ کیا چہروں کی رونقیں اور آنکھوں سے پیار اور محبت کی چھلک کسی دنیاوی لالچ کا نتیجہ ہو سکتی ہے؟

کہتے ہیں کہ غریبوں کو لالچ دو تو جو چاہے کروالو۔ لیکن لالچ کبھی محبتیں نہیں پیدا کر سکتی۔ اِن غریبوں کے پاس بظاہر دنیاوی دولت تو نہیں ہے لیکن ایمان کی دولت سے مالامال ہیں۔ اِن کو جتنا چاہے لالچ دے لو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت ان کے دلوں سے نہیں نکال سکتے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2008ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایمان و ایقان میں بڑھائے۔ آمین